© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

خط جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب۔ پیرس (فرانس)

سوال: آپ کے مؤقر رسالے کی جلد ۱۱۴، عدد ۳، بابت نومبر ۱۹۹۰ء میں، حصۂ رسائل و مسائل میں "ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے متعلق ایک نازک بحث" کے عنوان سے ایک طویل بحث چھپی ہے۔ کسی نے آپ سے پوچھا تھا کہ الدراسات الاسلامیہ دسمبر ۱۹۸۹ء میں میرے چھپے ہوئے مضمون —— "هل خالف النبي عليه الصلوٰة والسلام اوامر الاية: مثنیٰ و ثلاث و ربع؟" پر آپ کی کیا رائے ہے۔ اور اس پر آپ نے تفصیل سے یہ فرمایا ہے کہ آپ کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔

ترجمان القرآن میرے علم میں یہاں کہیں نہیں آتا۔ اور میں اس سے بے خبر ہی رہتا اگر کراچی کے ایک دوست مجھے اس کی فوٹو کاپیاں نہ بھیجتے۔ میں اس پر ایک مؤدبانہ جواب لکھ رہا تھا کہ اس اثناء میں الدراسات الاسلامیہ کی جلد ۲۵ عدد ۲ موسم گرما ۱۹۹۰ء میں "ملاحظات حول مقالة الدكتور محمد حميد الله" کے عنوان سے محترم استاذ محمد صغیر حسن معصومی نے میرے خیالات سے اپنی، اور اپنے ادارے کی برأت ظاہر فرمائی ہے۔

ان حالات میں اگر آپ بحث جاری رکھنے پر آمادہ ہیں تو میں اپنی ناچیز رائے آپ کی خدمت میں ارسال کروں گا کہ الحق یعلو ولا یُعلیٰ علیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ورنہ میں سکوت اختیار کر لوں گا اور علام الغیوب ہی اس کا فیصلہ کرے گا۔

صرف ایک لفظ ابھی سے عرض کر دوں؟ میری ۱۹۴۲ء کی مطبوعہ کتاب "رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی" میں مماثل بحث و استدلال کو دیکھ کر آپ تحریر فرماتے ہیں وہ ایک دوسرے کا چربہ ہیں۔ یہ درست ہے مگر اس کے معنی یہ ہیں کہ میں نئی بات دیکھ کر بے سوچے سمجھے اچھل نہیں پڑتا، بلکہ سالہا سال، نصف صدی تک غور بھی جاری رکھتا ہوں اور مزید تلاش بھی۔

جواب خط [1]

محترمی ڈاکٹر صاحب!

آنجناب کا خط ملا۔ آپ کے خیالات کے بارے میں محتاط اور مؤدبانہ اختلافی تحریر جناب ملک غلام علی صاحب نے لکھی جو سابق جسٹس وفاقی عدالتِ شرعیہ رہ چکے ہیں اور کئی برس مسلسل خصوصی سیکرٹری برائے مسائل و مباحث مولانا مودودیؒ کی خدمت میں مصروف کار رہے ہیں۔

آپ اُن کی رائے کے خلاف اظہار کا پورا پورا حق رکھتے ہیں۔ اور آپ جیسے نامور عالم اور محبِ دین ہستی کی کسی تحریر کا شائع کرنا ہمارے لیے باعثِ اعزاز ہو گا۔ علاوہ ازیں یقین ہے کہ آپ حسنِ اختلاف کا زیادہ بہتر نمونہ پیش فرما کر اُمت کی خدمت کریں گے۔

آنجناب نے مجمع البحوث الاسلامیہ (اسلام آباد) میں شائع شدہ مولانا محمد صغیر حسن معصومی کی جس تحریر کا حوالہ دیا ہے، اُسے آج ہی منگوا کر دیکھا گیا ہے (ملاحظات حول مقالۃ الدکتور محمد حمید اللہ) ۔۔۔ اگرچہ معصومی صاحب اور ملک صاحب دونوں نے علیحدہ علیحدہ طور پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ اور کسی پر دوسرے کی کوئی ذمہ داری نہیں آتی، مگر معصومی صاحب کا مقالہ بھی خاصی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ صاحبِ تدبر و اعتدال عالم ہیں اور وہ اپنے دینی مباحث میں راسخ الفکر ہیں۔

بہر حال آپ کے مقالے کا انتظار رہے گا جس کی اشاعت اب اپریل کے شمارے ہی میں ہو سکے گی کیونکہ مارچ کا پرچہ ۲۰ فروری تک پریس کے لیے تیار ہو جائے گا۔ اپریل کا شمارہ بھی ۲۰ مارچ تک تیار ہو جائے گا

[1] تفصیلی خط الگ لکھا جا رہا ہے۔ (نعیم صدیقی۔ مدیر رسالہ)

© rasailojaraid.com